۸۰۴۲-۴۴
۴۴/۵/۲

re-fatwa@darululoomkarachi.edu.pk

From: جامعہ دارالعلوم کراچی ،کورنگی ، پاکستان <re-fatwa@darululoomkarachi.edu.pk>
Sent: 24 November 2022 12:02
To: re-fatwa@darululoomkarachi.edu.pk
Subject: Please confirm Lab Grown meat is Halal or Haram relevant information is also attached
Attachments: 101_132_1669273775325_Labgrownmeat.jpeg

Name: / نام	Syed Mazhar Hashmi
Father's: / ولدیت یا زوجیت /H/W	Syed A. Haque Hashmi
Gender / جنس	مرد
Age / عمر	52
CNIC N0: / شناختی کارڈ نمبر	4220102035897
E-mail: / ای میل	smazharhashmi@gmail.com
Contact No : / رابطہ نمبر	03212395811
Country : / ملک کا نام	Pakistan
Address: / موجودہ پتہ	#65/3, KMCHS
Subject / عنوان	Please confirm Lab Grown meat is Halal or Haram relevant information is also attached
	https://darululoomkarachi.edu.pk/wp-content/uploads/arforms/userfiles/101_132_1669273775325_Labgrownmeat.jpeg

مصنوعی گوشت حلال ہے یا حرام؟ متعلقہ معلومات منسلک ہیں۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۵۷/۲۵۲۸
مورخہ
جامعہ دار العلوم کراچی

(جواب منسلک ہے)

Lab-Grown Meat Cleared for Human Consumption by FDA

By Leah Douglas

November 17, 2022

REUTERS

61

Add to Email Alerts

WASHINGTON (Reuters) - The U.S. Food and Drug Administration (FDA) for the first time cleared a meat product grown from animal cells for human consumption, the agency announced on Wednesday.

دار الافتاء

UPSIDE Foods, a company that makes cell-cultured chicken by harvesting cells from live animals and using the cells to grow meat in stainless-steel tanks, will be able to bring its products to market once it has been inspected by the U.S. Department of Agriculture (USDA), said a release from the FDA.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

"مصنوعی گوشت" جس کو عربی زبان میں "اللحم الصناعی" اور انگریزی زبان میں عام طور پر "Lab Grown Meat" یا "Cultured Meat" وغیرہ کہا جاتا ہے، گوشت کی ایک ایسی قسم ہے جو قدرتی طریقہ کار کے مطابق جانور کے اندر رہ کر نہیں بنتا، بلکہ مصنوعی طور پر لیبارٹری میں تیار کیا جاتا ہے اور اس دوران یہ مختلف مراحل سے بھی گزرتا ہے۔

اس کا مختصر تعارف یہ ہے کہ مصنوعی گوشت کے لیے سب سے پہلے حلال یا حرام جانوروں سے "جذعی خلیات" (Stem Cells) لیے جاتے ہیں جن کے اندر من جانب اللہ اعضاء اور ٹشو (Tissue) وغیرہ بنانے کی صلاحیت ہوتی ہے، پھر لیبارٹری میں بائیوری ایکٹر (Bioreactor) اور گروتھ میڈیم (Growth Medium) یا کلچر میڈیا (Culture Media) وغیرہ کے ذریعہ ان جذعی خلیات کو ممکنہ حد تک اس جیسا ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو ان کو کسی زندہ جانور کے اندر میسر ہو سکتا ہے۔ نیز افزائش وغیرہ کے لیے اس دوران ان کو مختلف قسم کے غذائی اجزاء فراہم کیے جاتے ہیں، یہ اجزاء حلال اور حرام دونوں طرح کے ہو سکتے ہیں، مثلاً گروتھ میڈیم کے طور پر گائے وغیرہ کے جنین کے خون پر مشتمل سیرم (Fetal Bovine Serum)۔ پھر گوشت کو خاص شکل میں ڈھالنے کے لیے ایک قسم کا سانچہ استعمال کیا جاتا ہے، جو عموماً کھانے کے قابل اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے، یہ اجزاء بھی حلال یا حرام ہو سکتے ہیں، جیسے مثلاً جیلاٹین وغیرہ۔

مختصر یہ کہ جانور سے حاصل کئے گئے خلیات لیبارٹری کے اندر مخصوص ماحول اور غذا وغیرہ کے نتیجے میں مزید بڑھتے ہیں یہاں تک کہ ان کے ذریعہ مصنوعی گوشت وجود میں آجاتا ہے، جس کو کھانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اس مصنوعی گوشت کا شرعی حکم یہ ہے کہ حلال جانور جو شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہو خلیات اسی کے حلال اجزاء سے لیے جائیں، اگر شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیے گئے جانور سے نہ لیے جائیں، چاہے وہ زندہ حلال جانور سے ہی لیے جائیں، تو پھر اس کے ان اجزاء سے لینا ضروری ہے جن میں حیات موجود نہیں ہوتی۔ پھر کسی بھی مرحلے پر حرام کی آمیزش نہ ہو، تو اس صورت میں اس کو حلال سمجھا جائے گا۔ ورنہ اگر اس میں حرام اجزاء ترکیبی شامل کیے گئے ہوں تو گوشت حرام ہے الا یہ کہ ان اجزاء ترکیبی میں استحالہ شرعاً ثابت ہو جائے۔

دار الافتاء

یہاں اختصار کے ساتھ مصنوعی گوشت کا حکم تحریر کر دیا گیا ہے۔ البتہ مصنوعی گوشت کے اس پورے عمل میں کیونکہ کئی طرح کی مباحث اور مختلف تکنیکی تفصیلات ہیں، چنانچہ یہ تفصیلات نیز ان پر ہونے والے فقہی نوعیت کے مختلف سوالات اور ان کے جوابات وغیرہ بندے نے سیدی وسندی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی زیر سرپرستی اور مشاورت سے لکھے گئے اپنے مقالے "الأحكام الشرعية للحوم الصناعية" میں تحریر کر دیے ہیں، یہ مقالہ حضرت والا دامت برکاتہم کی نظر ثانی کے بعد عربی اور اردو دونوں زبانوں میں جامعہ دارالعلوم کراچی کی ویب سائٹ [1] پر افادہ عام کے لیے شائع کر دیا گیا ہے، نیز اس کی پہلی قسط ماہنامہ البلاغ کے ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ کے تازہ شمارے میں بھی شائع ہو رہی ہے۔ لہذا تفصیلات اور فقہاء کرام کی عبارات کے لیے اصل مقالہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

بندہ
محمد معاذ اشرف عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۱ / ۱۰ / ۱۴۴۵ھ
۲۴ / ۳ / ۲۰۲۳ش

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۱ / ۱۰ / ۱۴۴۵ھ
۲۴ / ۳ / ۲۰۲۳ش

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

مُفتی جامعہ دارالعلوم کراچی اسلامی

مُفتی جامعہ دارالعلوم کراچی اسلامی

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۸/۲۵۲۸
۲۵/۳/۱۴۴۵
۱۲/۱۰/۲۰۲۳
جامعہ دارالعلوم کراچی اسلامی

---

[1] https://darululoomkarachi.edu.pk